سیدنا عمر سے منسوب دو واقعات

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال :

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے بیٹے عبید اللہ کو شراب پینے پر کوڑے مارنا ثابت ہے؟

جواب :

ثابت ہے۔ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَصَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُمْ : إِنِّي وَجَدْتُ آنِفًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ (عُبَيْدِ اللّٰهِ) بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ، فَسَأَلْتُهٗ عَنْهُ، فَزَعَمَ أَنَّهٗ طِلَاءٌ، وَإِنِّي سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ، جَلَدْتُهٗ، قَالَ : ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ بَعْدَ ذَالِكَ جَلَدَ عَبْدَ اللّٰهِ (عُبَيْدَ اللّٰهِ) ثَمَانِينَ فِي رِيحِ الشَّرَابِ الَّذِي وُجِدَ مِنْهُ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لائے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے ابھی ابھی عبید اللہ بن عمر کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس کی، میں نے اس سے اس کے متعلق پوچھا، تو اس نے جواب میں کہا: میں نے انگوروں کا پکا ہوا رس پیا۔ میں اس سے پوچھتا ہوں، اگر وہ نشہ دے، تو میں

اسے کوڑے لگاؤں گا۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، آپ نے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بد بومحسوس ہونے پر انہیں اسی (۸۰) کوڑے لگائے۔''

(مصنف عبد الرزاق : ٩/٢٢٨، ح : ١٧٠٢٨، مؤطأ الإمام مالك : ٨٤٢/٢، سنن النسائي : ٥٧٠٨، شرح معاني الآثار للطحاوي : ٢٢٢/٤، واللفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

الاشربۃ للإمام احمد بن حنبل (۸۵) اورشرح معانی الآثار للطحاوی (۱۵۸/۳) میں اس کی ایک دوسری ''حسن'' سند بھی موجود ہے۔

سوال :

کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے ابوشحمہ پر زنا کی حد قائم کی، جس سے اس کی موت واقعہ ہوگئی؟

جواب :

جھوٹا اور باطل واقعہ ہے۔ سعید بن مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَدْخُلُ عَلٰى آلِ عُمَرَ، أَوْ مَنْزِلِ عُمَرَ، قَال : وَمَعَهَا صَبِيٌّ، فَقَالَ : مَنْ ذَا الصَّبِيُّ مَعَكِ؟ قَالَ : فَقَالَتْ : هُوَ ابْنُكَ، وَقَعَ عَلَيَّ أَبُو شَحْمَةَ، فَهُوَ ابْنُهٗ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرَ فَأَقَرَّ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اجْلِدْ وَاضْرِبْ ، قَالَ : فَضَرَبَهٗ عُمَرُ خَمْسِينَ ضَرْبَةً وَضَرَبَهٗ عَلِيٌّ خَمْسِينَ، قَالَ : فَأُتِيَ بِهٖ، فَقَالَ

لِعُمَرَ : يَا أَبَهُ، قَتَلْتَنِي، قَالَ : إِذَا لَقِيتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ أَبَاكَ يُقِيمُ الْحُدُودَ .

''ایک عورت کا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھر میں آنا جانا تھا۔ (ایک مرتبہ) اپنے ساتھ ایک بچہ لے کر آئی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہنے لگی: یہ آپ کا پوتا اور ابوشحمہ کا بیٹا ہے۔اس نے مجھ سے زنا کیا تھا۔سیدنا عمر نے ابوشحمہ سے پوچھا،تو اس نے اقرار کرلیا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے کوڑے ماریں۔سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما نے اسے پچاس پچاس کوڑے مارے۔ابوشحمہ کو لایا گیا،تو وہ سیدنا عمر سے کہنے لگا: ابو جان! آپ نے تو مجھے مار ہی ڈالا ہے۔اس پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جب اللہ سے ملو،تو کہہ دینا تیرا باپ (عمر) حدود نافذ کرتا ہے۔''

(الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير للجورقاني : ٥٧٦،٥٧٧،٥٧٨،٥٧٩)

حافظ جورقانی رحمہ اللہ (م:۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ بَاطِلٌ، وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ ....

وَهٰذَا الْحَدِيثُ وَضَعَهُ الْقَصَّاصُ، فَمَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ فِي الْعُلُومِ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَدَ ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ : أَبُو شَحْمَةَ بِسَبَبِ الزِّنَا، فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ وَالنِّفَاقِ وَالْخُذْلَانِ .

’’موضوع‘‘اور’’باطل‘‘ روایت ہے،اس کی سند’’منقطع‘‘ ہے۔......

یہ روایت قصہ گو لوگوں کی گھڑنتل ہے۔ تبحر فی العلوم علمائے کرام پر تو یہ پوشیدہ رہا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ابوشحمہ نامی بیٹے کو زنا پر کوڑے لگائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ، بہتان بازی، نفاق اور گمراہی سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔‘‘

(الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير للجورقاني : ٢/٢٢٨)

اس واقعہ کی ساری سندیں’’جھوٹی‘‘ ہیں، نیز اسے حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے’’الموضوعات‘‘(٣/٢٧٥) میں ذکر کیا ہے۔